دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیروالا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524
برائے رابطہ

فتویٰ نمبر 31885

الاستفتاء

خاتون رقیہ بی بی دختر غلام شبیر موضع بنگل والا ملتان کا بیان کہ ہمارے گھریلو ماحول جھگڑا ہی رہتا تھا میرے خاوند محمد آصف نے مجھے کاغذ پر تین طلاق، طلاق، طلاق لکھ دی اور میرے سامنے بھی یہ الفاظ دہرا دیئے تو اب شرعی حل کیا ہے۔

1۔ آیا عورت دوبارہ اپنے شوہر کے گھر آباد ہو سکتی ہے یا نہیں۔ = خاتون کا نشان انگوٹھا

جبکہ میرے چار بچے بھی ہیں۔

= خاتون نے زائد نشان انگوٹھا

شوہر محمد آصف بن محمد اکرم موضع بنگل والا کا بیان

خاتون کا بیان بھی وہی ہے جو خاتون کا ہے۔

شوہر کا دستخط و نشان انگوٹھا

Asif

دار الافتاء کے گواہ کے دستخط و نشان انگوٹھا

عبدالستار

زوجہ بی بی محمد رمضان

اب پوچھنا یہ ہے کہ 2۔ عورت عدت اپنے شوہر کے گھر گزار سکتی ہے یا نہیں اور دوران عدت خرچ شوہر دے گا یا نہیں۔ 3۔ بچوں کا خرچ کس کے ذمہ ہے۔

المستفتی محمد آصف
0704-0706330
محمد رمضان
0307-742874

الجواب حامداً ومصلیاً

1۔ تین دفعہ طلاق دینے کی وجہ سے مرد و عورت کے درمیان حرمت مغلظہ ثابت ہو گئی، مرد و عورت ایک دوسرے پر حرام ہو چکے، بعد تکمیل عدت خاتون کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔ 2۔ اگر پردہ کا مکمل انتظام ہو تو خاتون طلاق دہندہ کے گھر عدت گزار سکتی ہے۔ دوران عدت خاتون کا خرچ بذمہ طلاق دہندہ ہے۔ 3۔ باقی بچوں کا خرچ لڑکوں کا بالغ ہونے تک اور لڑکیوں کا شادی ہونے تک باپ کے ذمہ ہے۔"

// // //

(جاری ہے)

(عالمگیری ۱/۳۵۵) ـــــ وإذا قال لامرأته أنت طالق وطالق وطالق ولم يعلقه بالشرط إن كانت مدخولة طلقت ثلاثاً ـ ـ ـ ـــ وكذا إذا قال أنت طالق فطالق فطالق أو ثم طالق ثم طالق أو طالق طالق كذا في السراج الوهاج۔"

(ہدایہ ۲/۴۳۴) ـــــ وعلى المعتدة أن تعتد في المنزل الذي يضاف إليها بالسكنى حال وقوع الفرقة والموت ـــــ لقوله تعالى ولا تخرجوهن من بيوتهن والبيت المضاف إليها هو البيت الذي تسكنه ـــــ وإن كان نصيبها من دار الميت لا يكفيها فأخرجها الورثة من نصيبهم انتقلت لأن هذا انتقال بعذر والعبادات ـــــ تؤثر فيها الأعذار وصار كما إذا خافت على متاعها أو خافت سقوط المنزل أو كانت فيها بأجر ولا تجد ما تؤديه۔"

(عالمگیری ۱/۵۴۴) ـــــ تجب على الرجل نفقة امرأته المسلمة والذمية والفقيرة دخل بها أو لم يدخل كبيرة كانت المرأة أو صغيرة يجامع مثلها كذا في فتاوى قاضيخان۔"

(ہدایہ ۲/۴۴۴) ـــــ ونفقة الأولاد الصغار على الأب ـــــ لا يشاركه فيها أحد كما لا يشاركه في نفقة الزوجة لقوله تعالى وعلى المولود له رزقهن ۔ والمولود له هو الأب ـــــ وإن كان الصغير رضيعاً فليس على أمه۔"

(بزازیہ ۲/۴۴۹) ـــــ وتجب النفقة الابنة البالغة والابن الزمن على الأبوين أثلاثاً على الأب الثلثان وعلى الأم الثلث لأن الميراث لهما على هذا المقدار۔"

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ

حسین [illegible]

از دار الافتاء دار العلوم

عیدگاہ کبیر والا خانیوال۔

الجواب صواب

[signature]

۱۸/۶/۱۴۴۲ھ